Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپے، ششماہی ۱۳، سہ ماہی ۷، ماہوار ۲½، فی پرچہ ۱؍

یوم شنبہ

۴ ذیقعدہ ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸/۴ | ۱۹ ظہور ۱۳۲۹ ہش | ۱۹ اگست ۱۹۵۰ء | نمبر ۱۹۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنوبی کوریا کی حکومت نے اپنے لئے نئے صدر مقام ٹائیگو کو بھی خیر باد کہہ دیا

ٹوکیو ۱۸ اگست: سنگمن ری کی حکومت نے جنوبی کوریا کے عارضی صدر مقام ٹائیگو کو بھی خیر باد کہہ دیا ہے۔ اب وہ پوسان میں منتقل ہو گئی ہے۔ جو کوریا کے انتہائی جنوب مشرقی کونے میں واقع ہے۔ شہری آبادی کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ جلد سے جلد شہر خالی کر کے جنوب کی طرف کوچ کر جائیں۔ چنانچہ ٹائیگو کے رہنے والے ہزاروں کی تعداد میں جنوب کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ ٹائیگو کی آبادی پہلے تین لاکھ تھی۔ لیکن جنگ کے دوران میں شمال سے آنے والے پناہ گزینوں کی وجہ سے آبادی پانچ لاکھ سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ شہر خالی کرنے کا فیصلہ شمالی کوریا کی فوجوں کی طرف سے شدید گولہ باری کے بعد کیا گیا۔ جنوبی کوریا میں امریکی سفیر جان میکلٹ بھی پوسان چلے گئے ہیں۔ امریکی ذرائع سے موصول ہونے والی خبروں سے پتہ چلتا ہے کہ کمیونسٹوں کی پیش قدمی کو روکنے کے لئے امریکی فوجوں نے اس محاذ پر جوابی حملہ شروع کر دیا ہے اور وہ کمیونسٹوں کے شدید حملوں کے باوجود ڈھائی میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ مشرقی محاذ پر امریکی فوجوں نے دو مقامات اپنے قبضہ میں لے لئے ہیں۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے دریائے نکتانگ کے محاذ پر کمیونسٹوں کو ایک جگہ دریا کے پار دھکیل دیا ہے اور یہ کہ اس علاقے کے تمام اہم مورچے ابھی تک ان کے قبضہ میں ہیں۔ کمیونسٹوں کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۱۵ اگست: قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی شکایت ابھی ہے۔ مگر کمی کی طرف مائل ہے۔ بالکل دور نہیں ہوئی۔ اس کے علاوہ نزلہ کی شکایت ہے۔ اور سر درد میں افاقہ ہے۔ گھٹنوں میں کمزوری ہے جس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے میں دقت ہوتی ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس کی صدارت کیلئے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی حمایت کا فیصلہ

کراچی ۱۸ اگست: پاکستان میں فلپائن کے نمائندے نے آج ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو بیان دیتے ہوئے بتایا کہ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس کی صدارت کے سلسلہ میں فلپائن پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے نام کی پرزور تائید کرے گا۔ انہوں نے کہا پچھلے دنوں میں منیلا میں تھا۔ کہ مجھے اپنی حکومت کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی کہ میں کراچی پہنچنے پر اس فیصلہ کی اطلاع چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو دیدوں۔

امریکی بمباری کے خلاف احتجاج

وارسا ۱۸ اگست: پولینڈ کی حکومت نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگوے لی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں شمالی کوریا کے شہروں پر امریکی بمباری کے خلاف شدید احتجاج کیا گیا ہے۔ اس مراسلہ کی نقل سلامتی کونسل کے روسی صدر مسٹر جیکب ملک کو بھی بھیجی گئی ہے۔

باؤلی کیمپ میں دودھ اور ادویہ کی بہم رسانی

لاہور ۱۸ اگست: مسز سی۔ ای۔ گبن آنریری سیکرٹری پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی پنجاب برانچ نے بیگم جی اے خان سیکرٹری جنرل آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن اور بیگم جعفری کی معیت میں ۱۴ اگست ۱۹۵۰ء کو باؤلی کیمپ کا معائنہ کیا۔ یہاں پر ۱۳۰۰۳ مہاجرین ہیں۔ انہوں نے ہسپتال اور بچوں کی بہبود کے مرکز کا بھی معائنہ کیا۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورتوں اور بچوں کو دودھ اور ادویہ اور دیگر سہولتوں کی بہم رسانی کے انتظامات

سر ڈکسن آج نئی دہلی پہنچ جائیں گے

کراچی ۱۸ اگست: سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر سر اوون ڈکسن کل صبح کراچی سے نئی دہلی واپس جا رہے ہیں۔ آپ وہاں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے مسئلہ کشمیر کے بارے میں مزید بات چیت کریں گے۔ کل رات پنڈت نہرو کی طرف سے ان کے ایک مراسلہ کا جواب موصول ہو گیا تھا۔ بعد ازاں انہوں نے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خان سے ملاقات کی۔ خیال ہے کہ ہندوستانی نمائندوں سے صلاح مشورہ کے بعد وہ پھر کراچی واپس آئیں گے۔

امریکی کارخانوں میں رات کو کام

واشنگٹن ۱۸ اگست: امریکہ میں صنعتی پیداوار کی نئی مہم کے سلسلہ میں توقع ہے کہ عنقریب کارخانوں میں رات کو بھی کام شروع ہو جائیگا۔ بعض طیارہ ساز کارخانوں میں تین شفٹوں میں کام کرنے کا منصوبہ مرتب بھی ہو چکا ہے۔

مختصرات

ایتھنز ۱۸ اگست: یونان کی کابینہ مستعفی ہو گئی ہے۔

— سنگاپور ۱۸ اگست: فارموسا سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کمیونسٹ چین کی بیس اور تیس ہزار کے درمیان فوج ہندچینی کی سرحدوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔

— نئی دہلی ۱۸ اگست: ہندوستان میں اس خبر کو غلط بتایا گیا ہے کہ پنڈت نہرو نے تبت کے متعلق چین کی کمیونسٹ حکومت کو کوئی مراسلہ بھیجا ہے۔

صرف تین امیدوار

نئی دہلی ۱۸ اگست: ہندوستان میں کانگرس کے صدر کا جو انتخاب ہونے والا ہے۔ اس کے لئے اب صرف تین امیدوار میدان میں رہ گئے ہیں (۱) شنکر راؤ دیو (۲) پرشوتم داس ٹنڈن اور (۳) جے بی کرپلانی۔

— طہران ۱۸ اگست: عرب ممالک سے دوستانہ تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے کیلئے ایران کی حکومت نے عرب ممالک میں ایک خاص نمائندہ بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

— حیدرآباد ۱۸ اگست: دریائے سندھ کا پانی صرف کوٹری کے قریب کچھ چڑھا ہے۔ دوسری جگہوں پر پانی کی سطح نیچی ہو گئی ہے۔

بغیر اجازت نئی فیکٹریاں قائم کرنے والوں کو حکومت کا انتباہ

لاہور ۱۸ اگست: حکومت پنجاب کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ بعض افراد نے فیکٹریز ایکٹ (مجریہ ۱۹۴۰ء) کی دفعہ ۵ کے تحت ضروری سرکاری منظوری حاصل کئے بغیر نئی فیکٹریاں قائم کر لی ہیں۔ یا موجودہ فیکٹریوں میں توسیع کر لی ہے۔ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ جرم ہے جس میں پانچ ہزار روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ مزید برآں جتنے دنوں تک یہ ناجائز فیکٹری یا توسیع قائم رہے ان کے لئے سو روپے یومیہ تک اور جرمانہ عائد ہو سکتا ہے۔ جو لوگ نئی فیکٹریاں لگانا چاہتے ہوں۔ یا موجودہ فیکٹریوں کی توسیع کے خواہشمند ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت کو درخواستیں دیں۔ ڈائرکٹر صاحب ہر درخواست مذکورہ کا جائزہ لینے کے بعد حکومت کی منظوری حاصل کریں گے۔ کپاس روئی کا کارخانہ لگانے یا توسیع کرنے کے لئے پنجاب کاٹن (کنٹرول) ایکٹ ۱۹۴۹ء کے تحت پنجاب کاٹن کنٹرولر سے لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے (سرکاری اطلاع)

نئے فیصلوں پر پسندیدگی کا اظہار

ڈھاکہ ۱۸ اگست: پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اقلیتی معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں جو نئے ذرائع اختیار کرنے کا فیصلہ ہوا ہے ریاستوں کے اقلیتی امور کے وزیر مسٹر اے ایم مالک نے اس پر پسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ کل انہوں نے کلکتہ سے ڈھاکہ آنے کے بعد ایک بیان میں کہا۔ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان پچھلے دنوں جو گفت و شنید ہوئی ہے اس سے اقلیتی معاہدے کو بہت زیادہ تقویت پہنچے گی۔ اگلے ہفتہ مسٹر مالک مسٹر [illegible] کے ہمراہ [illegible] کا دورہ کریں گے۔

ایک ہزار کمیونسٹوں کی گرفتاری

سیگون ۱۸ اگست: ہندچینی کی فرانسیسی پولیس نے یہاں کمیونسٹ چھاپہ ماروں کے خفیہ مرکزوں پر دو روز تک مسلسل چھاپہ مارنے کے بعد ایک ہزار سے زائد کمیونسٹوں کو گرفتار کر لیا۔

پرنٹر پبلشر مسعود احمد نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس دہلی بلڈنگ لاہور سے طبع کروا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں انشاء اللہ خدا کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو نہیں بھول سکتا

اسے بھول کر ہمارا کون سا ٹھکانہ رہتا ہے

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کے ایک جانباز اور بہادر سپاہی جو سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر چکے ہیں۔ جنہوں نے رات دن اپنے آپ کو خدمت دین متین کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول پاک کے صحیح مصداق ہیں سے

دے چکے دل اب تن خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو یہ بھی فدا۔

آپ ۱۹۳۴ء سے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کرتے آرہے ہیں۔ قادیان دارالامان کی ہجرت کے بعد انہوں نے تیرھویں چودھویں اور پندرھویں سال میں جو کچھ تحریک جدید میں عطا فرمایا۔ وہ ان کی موجودہ آمد کے دوچند سے بھی زیادہ تھا۔ باوجودیکہ ہجرت کے بعد ان کی آمد گزشتہ سالوں سے نصف رہ گئی۔ اور اخراجات پہلے سے بھی زیادہ ہو گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ قرض بھی نہیں لے سکتے مگر انہوں نے سولہویں سال میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی موجودہ ماہوار آمد سے ڈبل سے بھی زیادہ بڑھا کر وعدہ کیا۔ اور وہ خدا کے فضل و کرم سے ان احباب میں سے ہیں۔ جن کو یاددہانی کی ضرورت بھی پیش نہیں آتی۔ مگر دفتر وکیل المال تحریک جدید نے تحریک جدید کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور بیرونی ممالک کے اخراجات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس سال میں دفتر اول کے مجاہدین کی وصولی باوجودیکہ نواں مہینہ گزر رہا ہے بہت ہی کم ہے اور اخراجات کا بروقت پورا ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کیا۔ انہوں نے اخلاص سے بھرا ہوا جواب باصواب رقم فرمایا۔ ان کا جواب پڑھ کر ہر مومن مخلص سے درخواست ہے کہ اسکو اپنی مشعل راہ بنا لیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ ان کا نام مصلحتاً ظاہر نہیں کیا جاتا۔ آپ فرماتے ہیں:

"آپ کی یاددہانی بابت چندہ تحریک پہنچی جزاکم اللہ خیراً۔ میں اس چندہ کو بھولا نہیں۔ اور انشاء اللہ حسب وعدہ وقت کے اندر اندر ادا کرنے کی کوشش کرونگا۔ باقی آپ جانتے ہیں کہ قادیان سے آنے کے بعد جہاں میری آمدن ہزار روپیہ سے زیادہ تھی ۳۰۰ روپے رہ گئی ہے۔ اور لاہور میں خرچ قادیان سے زیادہ ہے۔ اور آجکل قرض لینے کے بھی حالات نہیں۔ اس لئے حقیقتاً صرف خدا پر توکل کر کے تحریک جدید کا وعدہ کیا جاتا ہے ورنہ ۳۰۰ روپیہ آمدن والے کے لئے جبکہ اس کا خرچ اس سے بہت زیادہ ہو۔ اور چندے بھی اور کئی قسم کے موجود ہوں ۶۵۰ روپیہ کا وعدہ پورا کرنے کی بظاہر کوئی صورت نہیں۔ مگر جس خدا نے آج تک اس کی توفیق دی۔ وہ انشاء اللہ آئندہ بھی دے گا۔ آپ دعا کرتے رہیں میں انشاء اللہ خدا کے ساتھ کیے ہوئے وعدہ کو نہیں بھول سکتا۔ اسے بھول کر ہمارا کون سا ٹھکانہ رہتا ہے"

جن احباب کرام نے ابھی تک اپنا وعدہ سو فیصدی پورا نہیں فرمایا۔ وہ اس مکتوب گرامی کے جلی حروف کو غور سے پڑھیں۔ اور پھر اپنا وعدہ اسی ماہ میں پورا کرنے کا عزم بالجزم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

سالانہ اجتماع ——— تلقین عمل

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک عام اجلاس ہوا کرتا ہے۔ جس میں ہر خادم کو شامل ہونے کی اجازت ہوتی ہے۔ اس اجلاس میں عموماً مجالس کی مشکلات کا حل بیان کیا جاتا ہے۔ جو انہیں دوران سال میں پیش آتی ہیں مجالس کی طرف سے اس قسم کے امور معین الفاظ میں کافی عرصہ قبل دفتر میں پہنچ جاتے ہیں۔ دفتر کی طرف سے مختلف شعبہ جات کے مہتممین کو وہ خطوط بھجوائے جاتے ہیں۔ مہتممین ان مشکلات کا حل یا سوالات کے جوابات شمار کر کے عام اجلاس میں پیش کرتے ہیں۔ بعض اوقات یہ سوالات ایسی مجالس کے قائدین کو بھجوائے جاتے ہیں۔ جنہوں نے خود اس قسم کے حالات کا مقابلہ کیا ہو وہ اپنے تجربات بیان کرتے ہیں۔ اس طرح ایک جگہ میں پیش آنے والی مشکل کا حل ساری مجالس کے سامنے آجاتا ہے۔

اسی طرح بعض اوقات دفتر مرکزیہ کے طریق سے متعلق خدام نے معلومات حاصل کرنی ہوتی ہیں۔ جن کے جواب ریکارڈ دیکھ کر ہی دیئے جا سکتے ہیں۔ فوری طور پر اس قسم کے جوابات دینے مشکل ہوتے ہیں۔ اسلئے جملہ مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر وہ کوئی سوال دریافت کرنا چاہتی ہوں۔ یا کسی مشکل کا حل معلوم کرنا چاہتی ہوں تو اس قسم کی اطلاعات معین الفاظ میں دس اکتوبر ۵۳ء تک دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ میں بھجوا دیں۔ اس تاریخ کے بعد آنے والے اس قسم کے مطالبات پر غور کرنا مشکل ہوگا۔ نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پتہ درکار ہے

صلاح الدین صاحب ولد حاجی کریم بخش صاحب مرحوم دارالفضل قادیان کا موجودہ پتہ نظارت بیت المال کو مطلوب ہے جو صاحب ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے آگاہ فرما دیں۔

(نظارت بیت المال)

درخواستہائے دعا

میرے خالہ زاد بھائی کی بیوی دو ماہ سے سخت بیمار ہے اور ایک ماہ سے ہسپتال میں داخل ہے اور دونوں ٹانگوں کا اپریشن کیا ہوا ہے اور چند یوم سے اس کا خاوند بھی مسمی برکت علی میرے پاس لاہور میں سخت بیمار ہے تمام بزرگان سلسلہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالکریم کارکن دفتر تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

(۲) خاکسار کی لڑکی عزیزہ بشریٰ بیگم خالدہ عرصہ تقریباً ایک سال سے بعارضہ درد شکم بیمار ہے۔ متواتر علاج ہو رہا ہے۔ مگر کچھ افاقہ نہیں ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست ہے۔ (خاکسار شیخ غلام حسین احمدی لدھیانوی)

(۳) چوہدری رحیم بخش صاحب کی پنڈلی پر دیوار گرنے سے سخت چوٹ آئی ہے اور ان کو شدید تکلیف ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور طویل عمر دے۔ آمین (خاکسار محمد ابراہیم شاد از چھور چک")

(۴) محترمہ نصرت افزا صاحبہ ساکن بھلولپور ضلع سیالکوٹ بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان سے دعا کی درخواست ہے۔ دمہ دار خاں لاہور

(۵) خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک خطرناک عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ان کو لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ چند یوم میں اپریشن کیا جائے گا۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار عطاء اللہ انچارج ٹنڈ فضل عمر ریسرچ لاہور)

(۶) میری ہمشیرہ چند روز سے دل کی بیماری میں مبتلا ہے اور مرض تشویشناک صورت اختیار کر رہا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (بیگم محمد صدیق ملک گجرات)

بقیہ صفحہ ۲

بتوں کے بھڑکانے کا باعث ہوئی ہیں۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بعض علماء کہلانے والے لوگ ادبی بت گری کی طرف مائل ہیں۔ اور یہ علماء خاصکر وہ ہیں جو حقیقت شریعت کو دنیا پر واضح کرنے کے دعویدار ہیں۔ چونکہ وہ کشف و الہام کے منکر ہیں اور تعلق بالله سے بالکل محروم ہیں۔ اسی لئے خالص ادبی صنم کدے تعمیر کرنے کی اسی طرح مائل ہو گئے ہیں۔ ان کا حال یقیناً وہی ہوتا ہے جو ان کی ہستی جو خاتون فاطمہ کا لکڑی کا بت خود بنا کر اسکو الٰہی قوتوں کا حامل سمجھنے لگے ہیں:

روزنامہ الفضل لاہور

۱۹ اگست ۱۹۵۰ء

بُت پرستی کی بنیاد کس طرح پڑتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب انسانوں کا اللہ تعالیٰ سے تعلق نہیں رہتا۔ جب انسان وہ جدوجہد چھوڑ دیتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اور سہل انگار بن جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے تعلق سے جو انعامات حاصل ہوتے ہیں۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے بعض حیلے پیدا کر لیتا ہے یہی چیز ہے جو بت پرستی کی جڑ ہے۔ یہیں سے انسان حقیقی خدا کی پرستش چھوڑ کر اس کے قائمقام بنا لیتا ہے۔ وہ اس میں آسانی سمجھتا ہے۔ اور آسان ذریعوں سے وہ نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو صرف خالص خدا پرستی سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ جب ایک دفعہ سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے۔ تو پھر وہ باطل کی پگ ڈنڈیوں پر دور دور نکل جاتا ہے۔ وہ اس سفر میں لطف اور مسرت محسوس کرتا ہے۔ آرٹ یا فن کاری کے کمال جذبات کے اسی غلط نتیجہ کی پیدائش ہیں۔

آپ نے اخبارات میں پڑھا ہوگا کہ "خاتون فاتما" کا بُت رومن کیتھولک پادری دنیا میں لئے لئے پھرتے ہیں۔ یہ بت ایک واقعہ کی بناء پر بنایا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ کچھ سال ہوئے پرتگال کے فاتما نامی قصبہ میں حضرت مریم والدہ مسیح علیہ السلام چند بچوں کو دکھائی دیں۔ اور ان سے پھر ایک خاص تاریخ کو ظہور کا وعدہ کر کے گم ہو گئیں۔ اس تاریخ کو لاکھوں انسان اس گاؤں میں پہنچے۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے خاتون مذکورہ کو دیکھا۔ جس نے انہیں کچھ نصیحتیں کیں۔ اس کے بعد عجیب عجیب نظارے دکھائی دیئے۔ پادریوں نے اس واقعہ کی بناء پر لکڑی کا ایک بت اس خاتون کی وضع پر ترشوایا۔ اسی بت کا نام اب "خاتون فاتما" ہے۔ جس کو یہ پادری جگہ بجگہ لئے پھرتے ہیں۔ اور اس کے معجزے اور کرامات دکھا دکھا کر تبلیغ مسیحیت کرتے ہیں

اگر بالفرض یہ واقعہ صحیح بھی ہو اور واقعی "خاتون فاتما" نے کوئی پیغام دیا بھی ہو۔ جس پر عمل کر کے دنیا تباہی سے بچ سکتی ہے تو چاہیئے تو یہ تھا کہ جن لوگوں نے یہ واقعہ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اس پیغام کے مطابق اپنی اصلاح کرتے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے اور اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لیتے۔ مگر جہاں تک معلوم ہے ایسا تو ایک شخص نے بھی نہیں کیا۔ ہاں کئی سالوں کے بعد پادریوں نے اس وضع کا ایک بت تراش لیا ہے۔ اور اس کو عجوبہ بنا کر ساری دنیا میں گھما رہے ہیں۔ اور دعوے کر رہے ہیں کہ فلاں جگہ کسی بیمار نے جو لادوا ہو چکا تھا اس بت کو چھوا تو وہ اچھا ہو گیا۔ فلاں جگہ کسی عورت نے اپنی دیرینہ بیماری سے شفا پائی وغیرہ وغیرہ

اس مثال سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ بت پرستی کی بناء کیا ہے؟ یہی انسان کی سہل انگاری بجائے نیکی میں جدوجہد کرنے یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کر کے اس سے تعلق پیدا کرنے کے ان پادری لوگوں نے ایک لکڑی کے بت کو جسے انہوں نے خود بنایا ہے شفا دینے والا سمجھ لیا ہے۔ اور اس کو ایک تماشہ بنا رکھا ہے۔ چونکہ ان پادریوں کو نہ تو اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حقیقی تعلیم سے واسطہ اس لئے انہوں نے اس روحانی خلا کو پُر کرنے کے لئے ایک سچے یا جھوٹے واقعہ کو بت کی صورت میں ڈھال لیا ہے۔ اور سہل انگاری کی وجہ سے اس کو حقیقی خاتون یعنے حضرت مریم کا قائمقام بنا لیا ہے

ہم مانتے ہیں کہ بچوں نے واقعی حضرت مریم کی صورت کو دیکھا ہوگا۔ اور جو کچھ اس نے کہا تھا سنا ہوگا ہم یہ بھی مان لیتے ہیں کہ جو لوگ اس خاص تاریخ کو قصبہ فاتما میں جمع ہوئے تھے انہوں نے واقعی وہ نظارے دیکھے ہوں گے۔ لیکن یہ سب کچھ کشفی عالم کے واقعات ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ جو نظارے انہوں نے دیکھے تھے وہ آفتاب عالمتاب سے متعلق تھے۔ اگر واقعی آفتاب عالمتاب نے وہ شکلیں اختیار کی ہوتیں جو بیان کی جاتی ہیں۔ تو ضرور تھا کہ تمام وہ دنیا اس کو دیکھ لیتی جس پر اس وقت سورج چمک رہا تھا مگر ایسی کوئی شہادت موجود نہیں ہے۔ جو کچھ دیکھا گیا تھا وہ انہی لوگوں کو نظر آیا تھا۔ جو اس قصبہ میں جمع ہوئے تھے۔ اس لئے زیادہ سے زیادہ ہم ان واقعات کا بوجہ کشف واقع ہونا مان سکتے ہیں۔ ورنہ اس روزانہ چمکنے والے سورج میں تو کوئی تبدیلی واقعہ نہیں ہوئی تھی۔

واقعی کشفی حالت میں ایسے واقعات ہو سکتے ہیں۔ یہاں تک تو درست ہے مگر آگے جو کچھ پادریوں نے کیا۔ وہ خود ان کی اپنی اختراع ہے پادریوں نے اس کشفی واقعہ کی بناء پر لکڑی کا ایک بت بنایا۔ اور اپنے تخیل سے اس لکڑی کے بت میں شفا دینے والی صفات بھر لیں۔ کشفی حالت عالم روحانی کی ایک حقیقت ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اکثر اللہ تعالیٰ کے بندوں نے کشف دیکھے ہیں۔ اور اس کی حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ لیکن کشف کی بناء پر ایک بت گھڑ لینا پرلے درجہ کی جہالت ہے۔ اور بت بنانے والوں کے فقدان روحانیت پر دلالت کرتا ہے۔

بُت صرف لکڑی اور پتھر ہی کے نہیں بنائے جاتے بلکہ لفظوں کے بھی بنائے جاتے ہیں۔ تمام فنون لطیفہ دراصل بت گری اور آذری ہی سے تعلق رکھتے ہیں۔ حقیقت سے محروم ہو کر انسان اپنے تخیل سے کام لینا چاہتا ہے۔ اپنے تخیل سے اپنے جذبات کی تسلی کے لئے خواب اور تمثیلیں گھڑتا ہے۔ کبھی اسکو لکڑی پتھر یا کسی اور مادی چیز سے بناتا ہے تو کبھی لفظوں اور کبھی محض آواز سے گھڑتا ہے۔

اصولاً فن کاری جہاں تک اس سے انسان کی پوری زندگی کے صحیح ارتقا کا تعلق ہے۔ اسلام میں ناجائز نہیں ہے۔ لیکن جب انسان ان حدود سے تجاوز کر جاتا ہے۔ اور مفید زندگی ہونے کی بجائے فن محض دماغی عیاشی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ اس وقت اسلام میں اس کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسکو ایک معیاری مثال سے بیان فرمایا ہے

والشعراء یتبعھم الغاوٗن

الم تر انھم فی کل وادٍ یھیمون

وانھم یقولون ما لا یفعلون

الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات

وذکروا اللّٰہ کثیراً وانتصروا

من بعد ما ظلموا وسیعلم الذین

ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

یعنی شاعروں کے پیچھے وہی چلتے ہیں جو گمراہ ہوں۔ کیا اے مخاطب تو نہیں دیکھتا کہ یہ شاعر لوگ تخیل کی ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر عمل نہیں کرتے۔ ہاں مگر وہ شاعر جو ایمان لے آئے ہیں۔ اور صالح عمل کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں۔ اور محض اس ظلم کے خلاف آواز نفرت اٹھاتے ہیں جو ان پر کیا گیا۔ وہ مستثنیٰ ہیں۔ پس جنہوں نے ظلم ڈھائے ہیں وہ عنقریب جان لیں گے۔ کہ وہ کیا انقلاب کی پٹخنی کھاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے شعرا کی معیاری مثال سے فنون لطیفہ کے حدود نہایت مختصر مگر بلیغ الفاظ میں مقرر کر دیئے ہیں۔ اگر ان حدود سے تجاوز ہوگا تو دماغی عیاشی کی سرحدوں میں داخل ہونے کے مترادف ہوگا۔ اور گمراہی اس کا لازمی نتیجہ ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے انسان ایسی فنکاری کے چنگل میں اس وقت پھنستا ہے جبکہ وہ حقیقت سے محروم ہوتا ہے۔ وہ حقیقت سے آشنا ہونے کے لئے جو محنت درکار ہے اس سے جی چراتا ہے اور محض اپنے تخیل کے کھلونوں سے جی بہلانا شروع کر دیتا ہے۔

ہم نے اوپر یہ بھی عرض کیا ہے کہ کشف ایک روحانی حقیقت ہے اور اکثر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو کشف کے ذریعہ دین کے بعض مفید علمی اور عملی پہلو سکھاتا ہے۔ لیکن بعض شاعر طبع لوگ جن کو یہ فیض نصیب نہیں ہوتا۔ محض اپنے تخیل سے کشف کے قائمقام بنا لیتے ہیں۔ اور ان کو خود بھی پوجتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی پوجنے پر اکساتے ہیں۔ چونکہ یہ ان کے محدود تخیل کی پیداوار ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ گمراہی کا باعث بن جاتے ہیں۔ مثلاً حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کے واقعات جو صحیح احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔ وہ ایک روحانی حقیقت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس کشف کے ذریعہ بہت سے زندگی کے اسرار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واضح فرمائے۔ جو امت کے روحانی ارتقا کے لئے بہت مفید ہیں۔ مگر اس کے مقابلہ میں اٹلی کے مشہور شاعر ڈانٹے کی ڈیوائن کامیڈی محض اس کے اپنے تخیل کی پیداوار ہے۔ اور وہ محض حسن وعشق کی جھاڑیوں میں الجھ کر رہ گیا ہے اس کی حکیمانہ باتیں بھی حقیقی زندگی کے ارتقا میں ممد ومعاون ثابت نہیں ہوتیں۔ کیونکہ وہ انسانی تخیل کی محدودیت کی پیداوار ہیں۔ اور ان کے پیچھے وہ کشفی حقیقت نہیں ہے جس کا مبدء صرف اللہ تعالیٰ کی غیر محدود ذات ہوتی ہے۔ یہی حال سر اقبال کے جاوید نامہ کا ہے۔ معراج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جو روحانی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ وہ ڈانٹے اور اقبال کی آذرانہ تصانیف سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کو پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت کا مونہہ چڑایا گیا ہے۔

یہ محض شاعرانہ ایپچ ہے کہ ایک الٰہی شہ کار کے مقابلہ میں ان شعرا نے اپنے تخیل کا دام خشک بن دیا ہے۔ جس کا نتیجہ ہر دو صورتوں میں وہی نکلا ہے۔ جو قرآن کریم نے یتبعھم الغاوٗن کہہ کر بتایا ہے۔ یعنی یہ دونوں تصانیف

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیٰ کی قربانیاں

کیا غیر حاجیوں کے لئے بھی قربانی ضروری ہے؟

کیا قربانی کی جگہ غربا میں نقد روپیہ تقسیم کر دینا جائز نہیں؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

(۲)

اس سوال کا جواب پہلی قسط میں گزر چکا ہے کہ کیا عید اضحیٰ کے موقع پر قربانی صرف حاجیوں کے لئے مقرر ہے۔ یا کہ اسے طاقت رکھنے والے غیر حاجیوں کے لئے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اب میں اس بحث کے دوسرے سوال کو لیتا ہوں یعنی یہ کہ اگر عید اضحیٰ کے موقعہ پر غیر حاجیوں کی قربانی کا ثبوت ملتا بھی ہو تو پھر بھی کیا موجودہ زمانہ کے حالات کے لحاظ سے یہ مناسب نہیں کہ جانور قربان کر کے ضائع کرنے کی بجائے غریبوں میں نقد روپیہ تقسیم کر دیا جائے۔ جو کئی قسم کی ضرورتوں میں ان کے کام آسکتا ہے؟ سو اس کے متعلق اصولی طور پر تو صرف اس قدر جاننا کافی ہے کہ نقد روپے کی صورت میں غریبوں کی امداد کرنا موجودہ زمانہ کی ایجاد نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اس کا طریق موجود اور معلوم تھا اور خود قرآن شریف میں بھی جا بجا اس قسم کی امداد کی تحریک پائی جاتی ہے۔ تو جب یہ طریق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی موجود تھا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے کئی موقعوں پر استعمال بھی فرمایا۔ تو ہر عقل مند انسان آسانی کے ساتھ سمجھ سکتا ہے کہ جب شارع علیہ السلام بلکہ خود ذات باری تعالےٰ نے عید اضحیٰ کے موقعہ پر نقد روپیہ یا غلہ (جو آسانی سے نقدی میں منتقل کیا جا سکتا ہے) کی تقسیم کی بجائے قربانی کا نظام قائم کر کے قربانیوں کی تاکید فرمائی۔ حالانکہ ان کے سامنے نقد روپے اور غلہ وغیرہ کی تقسیم کا طریق موجود تھا تو لامحالہ اس طریق کے اختیار کرنے میں کوئی خاص مصلحت سمجھی جائے گی۔ ورنہ ایک زیادہ معروف اور زیادہ سہل طریق کو چھوڑ کر قربانی کا طریق کیوں اختیار کیا جاتا؟ پس یہ فرق اور یہ امتیاز ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ قربانی کا نظام مقرر کرنے میں خدا اور اس کے رسول کے سامنے کوئی خاص غرض مدنظر تھی اور پھر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ خدا کے سامنے صرف اسی زمانہ کے حالات تھے۔ اور اسے موجودہ زمانہ کے حالات پر اطلاع نہیں تھی۔ کیونکہ خدا عالم الغیب ہے۔ اور یقیناً کسی زمانہ کا کوئی امر اس سے پوشیدہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ استدلال اور بھی زیادہ مضبوط ہو جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی دوسری عید یعنی **عید الفطر** کے موقعہ پر خیرات کی صورت میں غلہ یا نقد روپے کی تقسیم کا نظام قائم فرمایا ہے۔ تو جب آپ عید الفطر کے موقعہ پر غلہ یا نقدی کا نظام جاری فرما سکتے تھے تو آپ کے لئے اس بات میں کیا روک تھی کہ **عید الاضحیٰ** کے موقعہ پر بھی یہی نظام جاری فرما دیتے؟ پس دونوں عیدوں کے **انفاق** کے طریق میں ایک بیّن اور نمایاں فرق قائم کرنا اس بات کی قطعی اور یقینی دلیل ہے۔ کہ خواہ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے یہ امتیاز بہرحال کسی خاص مصلحت کی بناء پر قائم کیا گیا ہے۔ وھو المراد فافھم وتدبر ولا تکن من الممترین

یہ تو اس سوال کا ایک اصولی جواب تھا **حقیقی جواب** یہ ہے کہ ہماری شریعت جو ایک دائمی اور عالمگیر شریعت ہے۔ اور حکیم و علیم ہستی کی طرف سے آئی ہے۔ فطرت انسانی کے سارے پہلوؤں کی تربیت کو ملحوظ رکھتی ہے۔ اور گو تربیت انسانی کے بیسیوں پہلو ہیں مگر فطرت انسانی اور شریعت کے بغور مطالعہ سے پتہ لگتا ہے۔ کہ تربیت کے مختلف پہلوؤں میں سے شریعت نے دو پہلوؤں کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ اور یہ دو پہلو **مال** اور **جان** کی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ دو پہلو حقیقۃً ایک جڑھ کے حکم میں ہیں۔ جس سے آگے دوسری شاخیں پھوٹتی ہیں۔ روحانی اور اخلاقی تربیت کے ان دو پہلوؤں کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے:۔

ان اللہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ

(سورۃ توبہ آیت ۱۱۱)

"یعنی خدا تعالےٰ نے مومنوں کی جانیں (النفس کے لفظ میں اپنی جان اور اپنے متعلقین کی جانیں ہر دو شامل ہیں) اور ان کے مال اس شرط کے ساتھ خرید لئے ہیں کہ وہ انہیں اس کے بدلہ میں جنت عطا کرے گا۔"

اور دوسری جگہ فرماتا ہے کہ:۔

فضّل اللہ المجاھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ

(سورۃ نساء آیت ۹۶)

"یعنی خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کو جو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ خدا کے راستہ میں کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان لوگوں پر بھاری درجہ عطا کیا ہے۔ جو (صرف ذاتی نماز روزہ میں مصروف رہ کر) بیٹھے رہتے ہیں۔"

پس **مال** اور **جان** کی قربانی اوّلین قربانیوں کے لئے مومنوں کی تربیت کا انتظام اسلامی تعلیمات کا ایک اہم ترین حصہ ہے۔ اور حق یہ ہے کہ یہ وہ دو وسیع میدان ہیں جس میں اسلام کی تمام قربانیاں مختلف صورتوں میں چکر لگاتی ہیں۔ اور اسلام کے بیشتر احکام انہی دو قسم کی قربانیوں کی تربیت کے لئے نازل کئے گئے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں قربانیاں فطرت انسانی کے لئے بنیادی چیزیں ہیں۔ اگر اسلام صرف مال کی قربانی پر زور دیتا۔ یا اگر وہ صرف جان کی قربانی پر زور دیتا۔ تو اس ادھورے پروگرام کے ماتحت تربیت پانے والے لوگ یقیناً ایسے ہوتے کہ ان کا آدھا دھڑ تو تندرست اور تروتازہ ہوتا اور باقی آدھا دھڑ کمزور اور لاغر ہونے کی وجہ سے نیم مردہ نظر آتا۔ اور یہ لوگ قومی امتحانوں کے زمانہ میں یقیناً کچے دھاگوں سے بہتر ثابت نہ ہوتے پس اسلام نے کمال حکمت سے ان دونوں قسم کی تربیت کو اہمیت دے کر ان کی طرف یکساں توجہ دی ہے۔ اس نے مسلمانوں سے مالی قربانی بھی کرائی ہے۔ اور جانی قربانی کی تربیت کے لئے بھی مناسب احکام صادر کئے ہیں۔ اور اسی مضمون کی طرف اوپر کی آیتوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ تا کہ یہ بتایا جائے کہ **حقیقی جنت** انسان کو صرف اسی صورت میں مل سکتی ہے (خواہ وہ دنیا کی جنت ہو یا دین کی جنت) کہ جب وہ مالی اور جانی دونوں قسم کی قربانی پیش کرے۔ اور قوموں کی ترقی کا بھی اس دہری قربانی کے سوا کوئی اور ذریعہ نہیں۔ انہیں لازماً **جانی** اور **مالی** ہر دو قسم کی قربانیوں کی چکی میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ تب جا کر ان کا پودا برومند ہو کر پھل لاتا ہے۔ پس اسلام نے جو **عید الاضحیٰ** کے موقعہ پر جانوروں کی قربانی مقرر فرمائی ہے۔ اس میں یہی گہری غرض مدنظر ہے کہ تا اس ذریعہ سے مسلمانوں کو جانی قربانی کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اور یہ غرض عید اضحیٰ کی قربانی سے تین طرح حاصل ہوتی ہے:۔

(اوّل) اس طرح کہ اس قربانی کے ذریعہ حضرت اسمٰعیل کی قربانی کی یاد زندہ ہوتی اور تازہ رہتی ہے۔ جنہوں نے اپنا جسم اور اپنی روح دونو خدا کے راہ میں قربان کر دیئے۔ اور پھر اس قربانی کے نتیجہ میں خدا نے محمد رسول اللہ صلعم جیسا مبارک ثمر پیدا کیا۔

(دوم) اس طرح کہ مسلمانوں کو اس ذریعہ سے توجہ دلائی جائے کہ جس طرح یہ بھیڑیں اور یہ بکریاں اور یہ اونٹ اور یہ گائیں جو انسانوں کی ملکیت ہیں۔ اور ان کی جانیں انسان کے فائدہ کی خاطر قربان ہوتی ہیں۔ اسی طرح انسان کو بھی جو اشرف المخلوقات ہے چاہیئے کہ وہ بھی ضرورت کے وقت اپنی قوم اور اپنے دین اور اپنے خالق و مالک خدا کی خاطر قربان ہونے کے لئے تیار رہے۔ اور وقت آنے پر کچے دھاگہ ثابت ہونے کی بجائے لبیک لبیک کہتا ہوا آگے آ جائے۔

(سوم) اس طرح کہ جانوروں کے ذبح ہونے کا نظارہ دکھا کر مسلمانوں کے دلوں میں سے خوف اور دہشت کے ان رقیق جذبات کا استیصال کیا جائے جو اکثر گوشت نہ کھانے والی قوموں کے اندر پیدا ہو کر ان کی کمزوری کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور اسی لئے اسلام نے اس بات کی تحریک کی ہے کہ حتی الوسع قربانی کرنے والا خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرے۔ اور کم از کم کسی خاص مجبوری کے سوا اپنے سامنے قربانی کرائے۔ چنانچہ کتاب الفقہ میں امام ابو حنیفہ کا مذہب ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ان یذبح بیدہ ان کان یعرف الذبح والا شھدھا دیا مر غیرہ

(کتاب الفقہ طبع مصری جلد اصفحہ ۶۰۱)

"یعنی قربانی کرنے والے کو چاہیئے کہ اگر وہ ذبح کرنا جانتا ہے تو خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے ورنہ دوسرے سے ذبح کراتے ہوئے قربانی کے وقت خود موجود ہو۔"

یہ وہ عظیم الشان سبق ہیں جو قربانیوں کے حکم میں مسلمانوں کو سکھائے گئے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل بعض تعلیم یافتہ لوگ جو اسرار شریعت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور ہر چیز کو مادی عینک کی نظر سے دیکھنا چاہتے ہیں قربانیوں کی حکمت اور ان کی غرض و غایت کو سمجھنے کے بغیر شور مچا رہے ہیں کہ ان قربانیوں کو مٹا کر ان کی جگہ نقد امداد کا نظام قائم کر دیا جائے۔ گویا ان کے خیال میں اسلام میں مالی قربانی کا نظام تو قائم رہے۔ مگر جان کی قربانی کا جذبہ ختم کر دیا جائے۔ اور شریعت کے آدھے دھڑ کو مفلوج کر کے انسان کی اخلاقی اور روحانی تربیت کا شیرازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس طرح بکھیر دیا جائے کہ اسے پھر مجتمع ہونے کی طاقت نہ رہے۔ اس حالت پر اس کے سوا کیا عرض کیا جائے کہ:-

گر ہمیں مکتب وہمیں ملّا
کارِ طفلاں تمام خواہد شد

ایک اور جواب اس سوال کا یہ بھی ہے کہ جب ہمارا یہ ایمان ہے کہ اسلامی شریعت ہمارے علیم وحکیم خدا کی نازل کردہ ہے۔ جو ہر قسم کی انسانی ضرورتوں اور ان ضرورتوں کے پورا کرنے کے مناسب طریقوں کو سب سے بہتر جانتا ہے۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ اسلام کی شریعت دائمی اور غیر مبدّل ہے۔ تو اس صورت میں ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کے حکموں میں اپنے خیال سے تبدیلیاں کرتے پھریں۔ اور اس طرح شریعت کو نعوذ باللہ انسانوں کے تخیّل کا کھلونا بنا دیں۔ بے شک جہاں خود شریعت حالات کی رعایت ملحوظ رکھتی ہو وہاں یہ رعایت ضرور مدنظر رکھی جائے گی۔ مثلاً شریعت نے نماز سے پہلے وضو کا حکم دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی فرما دیا ہے کہ اگر پانی نہ ملے یا وضو کرنے سے بیمار ہو جانے کا ڈر ہو تو وضو کو ترک کر کے تیمم کر لو۔ اسی طرح مثلاً شریعت نے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مگر ساتھ ہی یہ رعایت رکھ دی ہے کہ اگر بیمار ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ لو۔ یا شریعت نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں لیکن اس حکم کے ساتھ یہ بھی صراحت کر دی ہے کہ اگر تم بیمار ہو یا سفر پر ہو تو رمضان کے روزے ترک کر کے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کر لو۔ وغیرہ وغیرہ یہ سب صورتیں بالکل جائز اور ہمارے دین متین کا حصہ ہیں مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ شریعت نے عید الاضحی کی قربانی کے معاملہ میں بھی اس قسم کی کوئی رعایت دی ہو۔ پس جب شریعت نے یہ رعایت نہیں دی اور شریعت دائمی اور ابدی ہے تو کسی شخص کو کیا حق پہنچتا ہے کہ اپنی طرف سے شریعت کے احکام میں دخل دے کر کوئی نیا رستہ تجویز کرے۔

مگر جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں ایک رعایت اسلام نے قربانیوں کے معاملہ میں بھی ضرور دی ہے اور یہ رعایت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (خدا انسان پر صرف اسی قدر ذمہ داری ڈالتا ہے جو اس کی طاقت کے اندر ہو) کے سنہری اصول کے ماتحت دی گئی ہے اس رعایت کا مقصد یہ ہے کہ صرف وہی لوگ قربانی کریں جن کی مالی حالت اس کی اجازت دے۔ غیر مستطیع لوگوں پر جو قربانی کی طاقت نہیں رکھتے یہ بوجھ کسی صورت میں نہیں ڈالا گیا۔ اور قربانی کے گوشت کے بہتر سے بہتر استعمال کے لئے یہ حکم دیا گیا ہے کہ خود بھی کھاؤ۔ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی دو۔ اپنے ہمسایوں کو بھی ہدیہ بھجواؤ اور اپنے محلہ کے غریب اور مفلس لوگوں میں بھی تقسیم کرو تاکہ جانی قربانی کے سبق کے علاوہ اس عید کی خوشی میں جس طرح تمہاری روحیں حصہ لیتی ہیں۔ اسی طرح تمہارے جسم بھی حصہ لیں اور تمہارے عزیز اور اقارب اور غریب ہمسائے بھی۔ اور عبادت کے اجر میں جسم کا حصہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ جب عبادت اور خدمتِ دین کے کام میں جسم اور روح دونو پر بوجھ پڑتا ہے تو یہ خدائے رحیم وکریم کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ عبادت کی ادائیگی میں تو جسم اور روح دونو پر بوجھ ڈالے مگر اس کے اجر میں جسم کو محروم کر دے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں عیدوں کے روحانی پہلو پر زور دیا ہے۔ وہاں آپ نے یہ حکیمانہ الفاظ بھی فرمائے ہیں کہ:-

ایام التشریق ایام اکلٍ وشربٍ
وذکر اللہ (صحیح مسلم)

"یعنی اے مسلمانو عید کے ایام میں اپنے جسموں کا بھی حق ادا کیا کرو اور انہیں دوسرے ایام کی نسبت زیادہ بہتر اور زیادہ سیر کن کھانا دو کیونکہ ذکر الٰہی کے ساتھ ساتھ یہ دن تمہارے کھانے پینے کے بھی دن ہیں"

اللہ اللہ ہمارا آقا کتنا شفیق ومہربان ہے کہ اسنے انسانی اعمال کا بدلہ دیتے ہوئے اس کے فانی جسم کے حق کو بھی فراموش نہیں کیا اور کس دانشمندی کے ساتھ فرمایا ہے کہ جہاں تم عید کے دن نمازیں پڑھو دعائیں کرو اور ذکر الٰہی میں وقت گزارو وہاں اپنے جسموں کو بھی ان خاص ایام میں خاص کھانا دیکر زیادہ راحت پہنچاؤ۔ کیونکہ وہ بھی تمہاری دینی خدمت میں تمہاری روحوں کے مددگار رہے ہیں اور ان کا حق کسی صورت میں نظر انداز نہیں ہونا چاہیئے۔ اور پھر صرف خود ہی نہ کھاؤ بلکہ اپنے غریب بھائیوں کو بھی دو تا یہ نہ ہو کہ تمہارے گھروں میں تو گوشت کی دیگیں چڑھیں اور تمہارے غریب ہمسائے ایک لقمہ اور ایک بوٹی تک کو ترسیں۔

یہ مضمون میرے اندازہ سے زیادہ لمبا ہو گیا ہے مگر اسے ختم کرنے سے قبل ایک آخری سوال کا جواب دینا ضروری ہے اور وہ یہ کہ آجکل عید الضحی کی قربانی کے خلاف آواز اٹھانے والوں کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ پاکستان بننے کے بعد ملک میں گوشت کھانیوالوں کی کثرت اور گوشت کے جانوروں کی نسبتاً قلت ہو گئی ہے اس لئے ملک کے اقتصادی نظام کے ماتحت جانوروں کو بے دریغ ذبح کرنے سے بچانا ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ کل کو نہ صرف گوشت کا قحط بلکہ زمیندارہ استعمال کے جانوروں کی قلت بھی ملک کی خوراک کے سوال کو نازک صورت دیدے یہ سوال بظاہر اہم اور قابل غور نظر آتا ہے کیونکہ اس میں شبہ نہیں کہ ایک تو ملکی تقسیم کے فسادات کے دوران میں بعض جانور ضائع گئے اور دوسرے مغربی پاکستان میں خالص مسلمان آبادی کے بڑھ جانے سے گوشت کا خرچ بھی لازماً پہلے کی نسبت زیادہ ہو گیا ہے اس لئے ایک حد تک جانوروں کی قلت کا اندیشہ سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ اندیشہ اتنا حقیقی نہیں کہ قطع نظر دینی مسئلہ کے اس کی وجہ سے قربانیوں کو روکنے کا خیال پیدا ہو کیونکہ اول تو اگر غور سے دیکھا جائے تو قربانی کرنے والے لوگ غالباً ساری آبادی کے لحاظ سے ایک فی صدی سے بھی کم ہوتے ہیں۔ مثلاً لاہور جو پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے اور غالباً وہ بھی خاصہ متموّل شہر ہے اس کی آبادی پندرہ لاکھ بتائی جاتی ہے اب اگر اس میں اس کے تموّل کے لحاظ سے دو فی صدی قربانی ہو تو یہ تیس ہزار جانور بنتا ہے مگر میں نہیں سمجھتا کہ لاہور میں اتنے جانوروں کی قربانی ہوتی ہو۔ اور اگر لاہور کا یہ حال ہے تو یقیناً ملکی اوسط ایک فی صدی سے بھی نیچے رہتی ہوگی۔ کیونکہ دیہات میں عموماً بہت ہی کم قربانی ہوتی ہے اور چھوٹے شہروں میں بھی قربانی کی طاقت رکھنے والا طبقہ اور پھر اس طاقت کے مطابق قربانی کرنے والا طبقہ یقیناً زیادہ نہیں ہوتا۔ اور بعض احادیث میں یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ اگر ایک گھر میں ایک سے زیادہ قربانی کرنے والے افراد موجود ہوں تو باوجود مستطیع افراد کی تعداد زیادہ ہونے کے سارے گھر کی طرف سے صرف ایک قربانی کافی ہو جاتی ہے (نسائی) اور اکثر فقہاء نے سنۃ عین کے الفاظ میں ایک گھر کو بلکہ بعض نے تو ایک خاندان کو ایک ہی یونٹ قرار دیا ہے (کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعۃ)

اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہے کہ قربانی کے ایام میں جانوروں کو عام تجارتی رنگ میں ذبح کرنے کا سلسلہ رک جاتا ہے اور گوشت کی دوکانیں عملاً بند ہو جاتی ہیں کیونکہ گوشت کھانے والا طبقہ یا تو خود قربانی کر کے اپنے لئے گوشت مہیا کر لیتا ہے اور یا اسے اس کے عزیزوں اور دوستوں اور ہمسائیوں کی طرف سے گوشت کا ہدیہ پہنچ جاتا ہے۔ پس اگر ایک طرف عید کے ایام میں قربانی زیادہ ہوتی ہے۔ تو دوسری طرف عام جانوروں کے ذبح کا سلسلہ کم بھی ہو جاتا ہے اور اس طرح یہ فرق زیادہ نہیں رہتا۔

پھر قربانی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے انتخاب کے واسطے بھی کچھ شرطیں مقرر فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ اس اس عمر سے کم عمر کا نہ ہو اور یہ کہ دودھ دینے والا جانور ذبح نہ کیا جائے چنانچہ جب ایک دفعہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک دودھ دینے والی بکری ذبح کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا ایّاکَ والحلوب یعنی "دیکھنا دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا" (مسلم بحوالہ المشکوٰۃ کتاب الاطعمۃ) اسی طرح شریعت نے گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمیوں کی شرکت جائز رکھی ہے تاکہ جانوروں کا بلاوجہ ضیاع نہ ہو۔ پس جب شریعت نے خود کمال حکمت سے مناسب شرطیں اور ضروری حد بندیاں لگا رکھی ہیں۔ اور ان حد بندیوں کی وجہ سے جانوروں کا بے دریغ اتلاف ممکن نہیں رہتا تو خواہ مخواہ شریعت کے ایک حکیمانہ حکم میں جو فردی اور قومی تربیت کے لئے ضروری ہے روک پیدا کر کے بے دینی کا داغ مول لینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ پھر علمی سائنس کی رو سے یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک نر جانور بہت سی مادہ جانوروں میں نسل کشی کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔ پس اگر دودھ دینے والے مادہ جانور محفوظ رہیں اور نر جانوروں میں اتنی کمی نہ آئے جو نسل کی ترقی کو مخدوش کر دے تو حقیقتہً کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا اور زمیندارہ کام میں استعمال ہونے والے جانوروں کو تو ویسے بھی کوئی شخص ذبح نہیں کرتا اور نہ زمیندار اس گھاٹے کے سودے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ پس جس جہت سے بھی دیکھا جائے یہ خطرہ ایک خیالی خطرہ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ بایں ہمہ اگر حکومت ضروری خیال کرے تو اسے یہ انتظامی حق حاصل ہے۔ کہ قربانیوں کے معاملہ میں دخل دینے کے بغیر بعض خاص قسم کے کارآمد جانوروں کے ذبح کرنے کو ملکی مفاد کے ماتحت روک دے۔

اسی طرح پاکستان کی حکومت دوسرے ملکوں کی بیدار مغز حکومتوں کی طرح جانوروں کی نسلی افزائش کے واسطے بھی کئی قسم کی مفید تدابیر اختیار کر سکتی ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یورپ اور امریکہ کے عیسائی ممالک میں ایک طرف سرد آب و ہوا اور دوسری طرف افراد کے نسبتی تموّل کی وجہ سے بہت زیادہ جانور ذبح کئے جاتے اور بہت زیادہ گوشت کھایا جاتا ہے۔ حتی کہ اگر فی کس گوشت کی نسبت نکالی جائے تو یہ خیال کرنا بعید از قیاس نہ ہوگا کہ یورپ وامریکہ کا آدمی پاکستان کے آدمی کی نسبت غالباً تین چار گنا زیادہ گوشت کھاتا ہے لیکن باوجود اس کے وہاں جانوروں کے قحط کا کوئی خاص خطرہ محسوس نہیں کیا گیا۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ وہاں ایک طرف جانوروں کو موٹا کرنے اور دوسری طرف ان کی نسل کو بڑھانے اور تیسری طرف ان کی بیماریوں کو کم کرنے کی خاص تدابیر پر عمل کیا جاتا ہے لیکن اس کے مقابل پر یہاں اکثر لوگوں کو شریعت کے احکام میں دخل دینے کے سوا کوئی تدبیر نہیں سوجھتی اور بد انتظامی کے نقص کو دور کرنے کا علاج صرف یہی نظر آتا ہے کہ شرعی قربانی کو روک کر جانوروں کو محفوظ کر لیا جائے!! یہ ایک بہت افسوس کا مقام ہے جس کی طرف اربابِ حل وعقد کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔ ورنہ بے دینی بھی پیدا ہوگی اور غلط علاج کی وجہ سے اقتصادی نظام بھی تباہ ہو جائے گا۔

خلاصہ کلام یہ کہ:-

(۱) عید الاضحی کا نام خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا ہے جو اسے اسلام کی دوسری عید یعنی عید الفطر سے ممتاز کرتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل غلطی سے عید الضحیٰ مشہور ہو گیا ہے) اس عید کی غرض و غایت ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ عید الاضحیٰ کے معنی قربانیوں کی عید کے ہیں اور یہ عید حضرت اسمٰعیلؑ کے جسم اور روح کی قربانی کی یاد میں مقرر کی گئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کامل و مکمل وجود پیدا ہوا۔

(۲) قرآن شریف نے فصل لربک وانحر کا حکم نازل کر کے اور اس کے ساتھ فان احصرتم فما استیسر من الھدی کا ارشاد شامل کر کے اسلام میں قربانیوں کی بنیاد قائم فرمائی ہے

(۳) حدیث میں اس بات کا واضح اور قطعی ثبوت ملتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کا حکم نازل ہونے کے بعد ہمیشہ عید کے موقعہ پر قربانی فرمائی اور اس کی تاکید کی اور اسے بڑے ثواب کا موجب ٹھہرایا بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جو مسلمان قربانی کی طاقت رکھتے ہوئے قربانی نہیں کرتا خواہ سارے گھر کی طرف سے ایک ہی قربانی ہو اس کا کیا کام ہے کہ ہماری عید گاہ میں آ کر نماز میں شامل ہو؟

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے ماتحت مستطیع صحابہ نے بھی ہمیشہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کی اور اسے ایک مقدس سنّت اور موجب ثواب نیکی شمار کیا۔

(۵) عید الاضحیٰ کی قربانیوں کی مشروعیت پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے فقہہ کے اماموں میں سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ اور ان کے دو نوں ساتھی عید الاضحیٰ کی قربانی کو طاقت رکھنے والے مسلمانوں کے لئے واجب قرار دیتے تھے اور قریباً یہی مذہب امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو اسے سنت واجبہ شمار کرتے ہیں اور باقی دو اماموں نے اسے سنت موکدہ قرار دیا ہے گو ہر حال سب کے نزدیک طاقت اور قدرت کا ہونا ضروری شرط ہے۔

(۶) یہ خیال کہ کیوں نہ قربانی کی جگہ نقد امداد کا انتظام جاری کر دیا جائے۔ ایک باطل اور لحدانہ خیال ہے۔ کیونکہ (الف) اس سے شریعت میں جو خدا اور رسول کی قائم کردہ ہے۔ ناجائز دخل اندازی کا رنگ پیدا ہوتا ہے اور (ب) اس سے وہ حکیمانہ غرض و غایت فوت ہو جاتی ہے جو قربانیوں کے نظام میں ملحوظ رکھی گئی ہے یعنی مسلمانوں کے اندر بجائی قربانی کی روایات کو زندہ رکھنا اور اس کی تربیت دینا۔

(۷) یہ اندیشہ بالکل موہوم ہے کہ عید الاضحیٰ کی قربانیوں سے ملک کے جانور اتنے کم ہو جائیں گے کہ خوراک کی قلت کا اندیشہ پیدا ہو جائے گا۔ اگر چودہ سال کے اندر اندر اسلامی [illegible]

کیونکہ اول تو ایسا نہیں ہو گا۔ خصوصاً جبکہ قربانی کرنے والا طبقہ ملکی آبادی کا ایک بہت ہی قلیل حصہ ہوتا ہے اور پھر شریعت نے خود بھی قربانی کے لئے مناسب حد بندیاں مقرر کر رکھی ہیں۔ علاوہ ازیں اگر حکومت جانوروں کی نسلی افزائش اور ان کی بیماریوں کے انسداد کے لئے ضروری تدابیر اختیار کرے تو جانوروں کی قلت کا کوئی دور کا امکان بھی نہیں رہتا۔

میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس مسئلہ کے سارے ضروری پہلوؤں پر جو اس وقت زیر بحث ہیں اصولی روشنی ڈال دی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے دلوں میں دین کے لئے رغبت اور دینی باتوں کے لئے احترام کا جذبہ اور احکام شریعت کے سیکھنے کا شوق پیدا ہو۔ کیونکہ اس کے بغیر موجودہ زمانہ کے مادی رجحانات کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اور جب تک دل بیمار ہے جوارح کا علاج کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

ان فی جسد الانسان
لمضغۃ اذا فسد
فسد الجسد کلہ و
اذا صلح صلح الجسد
کلہ الا وھی القلب

"یعنی انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر وہ خراب ہو تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ ٹھیک ہو تو تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے اور اے مسلمانو کان کھول کر سن لو کہ وہ دل ہے"

پس ضرورت دل کے ٹھیک ہونے کی ہے کیونکہ گو خیالات اور اعمال کا آلہ دماغ اور اعضاء ہیں مگر تقویٰ کا مرکز دل ہے اور تقویٰ اس بیج اور جڑھ کا نام ہے۔ جس سے تمام نیک خیالات اور نیک اعمال کا درخت پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے سلسلہ کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب کہا ہے کہ:۔

ہر اک نیکی کی جڑھ یہ اتقا ہے
اگر یہ جڑھ رہی سب کچھ رہا ہے

بس اب میں اپنے ناظرین سے اجازت چاہتا ہوں۔ و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۔ قادیان حال رتن باغ لاہور

احادیث نبویؐ

(مرسلہ چوہدری محمد اسحٰق صاحب خلیل از ربوہ)

خاوند اور بیوی کے حقوق:۔ عبد اللہ بن اوفیٰ کہتے ہیں۔ کہ جب معاذ شام کے ملک سے واپس آئے تو انہوں نے آنحضرت صلعم کو سجدہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے معاذ یہ کیا بات ہے انہوں نے کہا میں نے شام میں دیکھا۔ کہ وہاں کے لوگ اپنے سرداروں اور حاکموں کو سجدہ کرتے ہیں۔ اس پر میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ ہم آپؐ کو سجدہ کیا کریں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تم ایسا نہ کرو۔ کیونکہ میں اگر خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ تو عورت کو کہتا۔ کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ عورت اپنے رب کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتی جب تک اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے (سنن ابن ماجہ)

(۲) حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے وہ عورت جس کی وفات ایسی حالت میں ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو۔ وہ جنت میں داخل ہوئی

(سنن ابن ماجہ)

(۳) ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ مومن مرد کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد نیک عورت سے زیادہ کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا جب اگر وہ حکم دے تو اطاعت کرے اور اگر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کرے اور اگر وہ اس پر کوئی قسم دے تو پورا کرے اور اگر وہ مرد باہر ہو تو وہ اپنے نفس میں اور اس کے مال میں خیر خواہی کرے۔ (سنن ابن ماجہ)

(۴) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہتر سلوک کرے اور تم سب سے اپنے اہل کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والا میں ہوں

(سنن ابن ماجہ)

(۵) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت پسلی میں پسلی کی طرح ہے وہ تمہارے لئے ایک حالت پر قائم نہ ہو گی۔ اگر تم اس سے فائدہ اٹھانا چاہو۔ تو اس کی فطرتی کجی کے ہوتے ہوئے ہی فائدہ حاصل کرو۔ اور اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے۔ تو اسے توڑ دو گے۔ اور اس کا ٹوٹنا طلاق ہے۔ (صحیح مسلم)

(۶) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ایک کی طرف جھک گیا۔ تو وہ قیامت کے دن آئے گا۔ اور اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہو گا (سنن ابو داؤد)

(۷) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں انصاف کرتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم ھذا قسمی فیما املک فلا تلمنی فیما تملک ولا املک یعنی القلب

یعنی اے خدا یہ میری تقسیم ہے جتنی میری طاقت ہے پس مجھے اس بات پر ملامت نہ فرما جس پر مجھے قدرت نہیں یعنی دل پر۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

عظمت احادیث:۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن چیزوں کا میں نے تمہیں حکم دیا۔ اُسے اختیار کرو۔ اور جس چیز سے منع کیا۔ اُس سے پرہیز کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

(۲) ابو سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک شخص کو کہا اے میرے بھتیجے جب میں تجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات بیان کروں تو اس پر مثالیں نہ بیان کیا کرو (سنن ابن ماجہ)

(۳) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیروی کے قابل دو ہی باتیں ہیں۔ کلام اور ہدایت پس سب سے بہتر کلام اللہ کی کلام ہے۔ اور سب سے بہتر ہدایت محمدؐ کی ہدایت ہے۔ خبردار! شریعت میں نئی باتیں پیدا کرنے سے بچو۔ کیونکہ نئی باتیں نکالنا بری بات ہے۔ اور ہر ایک نئی بات بدعت ہے اور ہر ایک بدعت گمراہی کا موجب ہے (سنن ابن ماجہ)

(۴) عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری باتیں لوگوں تک پہنچاؤ۔ اگرچہ ایک فقرہ ہی کیوں نہ ہو۔ اور بنی اسرائیل کی باتیں بھی بیان کرو۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر کوئی جھوٹ بولا۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے

(مسند ابن حنبل)

(۵) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور پھر اُسے اسی طرح لوگوں تک پہنچا دیا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جنہیں کوئی بات پہنچائی جائے تو وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (جامعہ ترمذی)

(۶) ابو سلامؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بات بیان فرماتے۔ تو اسے تین مرتبہ دہراتے۔ (سنن ابو داؤد)

فافہم و تدبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک غلام محمد صاحب مرحوم آف رتوچھہ ضلع جہلم

مرحوم ملک غلام محمدؐ صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ رتوچھہ ضلع جہلم اپنی جماعت میں ایک ایسی شخصیت کے مالک تھے۔ کہ جن کی وجہ سے مخالفین جماعت کو نقصان پہنچانے میں ناکام رہتے تھے مرحوم کو احمدیت قبول کئے غالباً ۵ سال کا عرصہ گذر رہا ہوگا۔ اُن سے پہلے اُن کے بھتیجے ملک عبدالرحمٰن صاحب نے بیعت کی۔ تمام خاندان اور گاؤں والوں نے اُن کی سخت مخالفت کرنی شروع کر دی۔ جماعت جو کہ چند ایک افراد پر مشتمل تھی۔ اور مالی کمزوری کی وجہ سے ابھی اپنی مسجد علیحدہ نہ بنا سکتی تھی۔ اُس پہلی مسجد میں جہاں کہ غیر احمدی بھی نماز پڑھتے تھے۔ باقاعدہ نماز ادا کیا کرتی تھی۔ ایک دن مخالفین نے مشورہ کیا۔ کہ ان کو مسجد میں نماز پڑھنے سے روکا جائے۔ عصر کی نماز کے وقت انہوں نے جماعت کو کہا کہ آپ آئندہ یہاں نماز نہیں پڑھ سکتے۔ چنانچہ باتوں باتوں میں جھگڑے تک نوبت پہنچ گئی مخالفین نے یہ قسمیں اُٹھائیں۔ کہ اگر عشاء کی نماز آپ نے یہاں پڑھی۔ تو ہم احمدیت کو اس گاؤں سے مٹا دیں گے۔ اُس وقت مرحوم ملک صاحب نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ اور نماز بھی غیر احمدیوں کے ساتھ مل کر پڑھتے تھے۔ آپ نے اُن کو صبر اور تحمل سے کہا کہ یہ کونسا اسلام کا اصول ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالےٰ کی عبادت کرنے سے مسجد سے روکا جائے۔ اس پر مخالفین نے جواب دیا۔ کہ یہ مسجد ہماری ہے۔ اس میں صرف ہم ہی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس کلمے کو مرحوم ملک صاحب نے سنکر غصہ کے لہجے میں کہا۔ کہ شاید یہ احمدی کمزوری کی وجہ سے یہاں نماز نہ پڑھتے لیکن اب میں خود ان کے ساتھ ہوں۔ اور عشاء کی نماز ہم اسی جگہ پر پڑھیں گے۔ چنانچہ جب عشاء کا وقت قریب آیا۔ تو ملک صاحب جماعت کے ہمراہ مسجد میں پہنچ گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے اپنے بھتیجے ملک عبدالرحمٰن کو کہا کہ بلند آواز سے آذان کہے۔ چنانچہ آذان کے بعد باجماعت نماز ادا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ مخالفین آپ کی ذاتی وجاہت کی وجہ سے کچھ نہ کر سکے۔ اور منتشر ہو گئے۔ اور مرحوم نے اسی دن خط کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی اس کے بعد جب جماعت کو دوالمیال کی جماعت سے علیحدہ کیا گیا۔ آپ جماعت کے پریذیڈنٹ منتخب ہوئے۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو سرانجام دیا۔ احباب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اُن کو اپنے خاص فضلوں سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اُن کے خاندان کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ملک نور محمدؐ کارکن لائبریری تعلیم الاسلام کالج لاہور)

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر اگست ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں۔ اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

(مینیجر)

مختلف مقامات پر تبلیغ احمدیت

جھور چک ۱۱۷ ماہ جولائی میں احباب نے تبلیغی کام میں انفرادی طور پر حصہ لیا۔ ایک اہل حدیث شریف النفس مولوی صاحب کے ساتھ ایک ہفتہ تک روزانہ گفتگو ہوتی رہی۔ ان کو اخبار الفضل باقاعدہ پڑھنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ جسے وہ شوق سے پڑھتے ہیں۔

ایک ہیڈ ماسٹر صاحب [illegible] خیالات تو۔ ہمارے بعض احباب نے ایک معزز عیسائی تعلیم یافتہ کے ساتھ کئی دنوں تک تبلیغی گفتگو کی۔ مقامی مبلغ نے ایک [illegible] بھاتی مبلغ منشی خان صاحب کی آمد پر ایک پبلک جلسہ کیا گیا۔ جس میں رات کو ان کی تقریر ہوئی۔ اس تقریر کو غیر احمدی احباب نے بھی سُنا۔

چند اشخاص جو زیر تبلیغ ہیں۔ اُن کو بھی تبلیغ کی گئی۔ مندرجہ ذیل لٹریچر لوگوں کو پڑھنے کے لئے دیا گیا

۱۔ سیرۃ المہدی حصہ اول (۲) سیرۃ المہدی حصہ سوم (۳) ہفتی مصر دوبارہ وفات مسیح علیہ السلام (۴) کشتی نوح (۵) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل ہیں۔ یہ حضور ایدہ اللہ کے دو خطبے ہیں۔ (۶) قیام پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں (۷) موجودہ ہجرت کی پیشگوئی۔ (۸) احمدیت کا پیغام (۹) احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے ۶ جولائی میں رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ماہ مئی نور کوٹ۔ ناصر آباد۔

ماہ جون۔ نور کوٹ۔ محمود آباد۔ کمال دیرہ۔ کنری۔ مٹن باڈا۔ چک ۲۷۰ ک۔ احمد آباد۔ حیدر آباد صوبو دیرو۔ میرپور خاص۔ نصرت آباد۔ ناصر آباد۔ محمد آباد۔ جمال پور۔ ظفر اسٹیٹ اے۔ ظفر اسٹیٹ بی طالب آباد۔ کوٹ احمدیاں۔ موصولہ رپورٹوں کی رو سے ۶۹۰ دوستوں میں سے ۲۵۵ نے تبلیغ کی۔ ۱۱۸۳ کی تعداد زیر تبلیغ رہی۔ لٹریچر بہ تعداد ۴۳۸ تقسیم کیا گیا۔ ۳۵ مقامات پر تبلیغ ہوئی تعداد بیعت ۲۔ تربیتی اجلاس ۸ جماعتوں میں ۱۱ کی تعداد میں ہوئے۔ جن میں مجموعی حاضری ۳۵۶ تھی۔ اس ماہ میں ۷ قسم کے ٹریکٹ اور اشتہار ۳۱ جماعتوں اور افراد کو بغرض تقسیم بھیجے گئے۔

سندھی ٹریکٹ اور "احمدیت کا پیغام" جو پریس میں ہے ۴۴ صفحہ تک چھپ چکا ہے۔ غالباً ۱۸۰ پر ختم ہوگا انشاء اللہ چند دن تک تیار ہو کر مل جانے لگا۔

دورے:۔ جون اور جولائی میں ناصر آباد۔ میرپور خاص اور ڈگری کی جماعتوں کا دورہ کیا گیا

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

دواخانہ خدمت خلق

زوجام عشق } مشہور نسخہ اس کی تعریف میں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس قدر لکھنا کافی ہے۔ کہ ہم نے خالص ادویہ سے تیار کیا ہے۔ اور قیمتی ادویہ پوری مقدار میں ڈالی ہیں۔ قیمت ساٹھ گولیاں ۸/- روپیہ

معجون فوفل } سیلان۔ رحم کی تکلیف کا بہت مفید علاج قیمت فی تولہ ۱۲ آنہ

نمک سلیمانی } بہترین ہاضمہ کا سفوف قیمت فی تولہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا غضب متواتر کیوں ہو رہا ہے! کارڈ آنے پر مفت عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

حب بواسیر

بواسیر خونی ہو یا بادی اس کیلئے مفید ہیں۔ قیمت پانچ روپے

مینیجر شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

آرام دہ سفر } لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۳.۰۰ بجے شام چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان مینیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور میں عورتوں اور بچوں کے علاج کا خاص انتظام ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امریکہ نوجوانوں کو اسلحہ کی تربیت دیگا

واشنگٹن ۱۸ اگست شمالی اوقیانوسی معاہدہ کے ممالک کو مغرب کی دفاع پوری طرح مضبوط کرنے کے لئے ایک سال کا وقت دیا گیا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مسٹر ایچی سن نے بتایا ہے کہ یہ مدت حالیہ اجلاس لندن میں شمالی اوقیانوسی معاہدہ کی کونسل کے ارکان نے مقرر کی ہے ــــ مبصرین کو اندیشہ ہے کہ غالباً مغرب کو یہ مقررہ مہلت بھی نہ ملے اور تیاری مکمل ہونے سے پہلے ہی انہیں چیلنج کا مقابلہ کرنا پڑے۔

خطرہ کے موقعہ پر آدمیوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے امریکی فوج نے مختصر مدت کا ایک تیاری کا پروگرام منظور کیا ہے جس کے ماتحت تقریباً ۱۰۰۰۰۰ محفوظ افسروں کو لازمی طور پر شہری زندگی سے فوج میں واپس آنا ہوگا۔ فضائیہ ۵۰۰۰۰ محفوظ آدمیوں کو طلب کر رہا ہے۔ نیشنل گارڈ کے تقریباً ۷۰۰۰۰ آدمی واپس طلب کئے جا چکے ہیں۔

ممکن ہے کہ امریکہ کے تمام تندرست نوجوانوں کی فوجی تربیت کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ان پر مشتمل ایک باضابطہ فوج بنائی جائے۔ بلکہ نیم تربیت یافتہ ایسی محفوظ جماعت کا تیار کیا جانا مقصود ہے۔ جو کسی ہنگامی صورت حال میں نئے رنگروٹوں سے زیادہ آسانی کے ساتھ کام آ سکیں۔ (اسٹار)

عالمی ٹین کانفرنس کی تجویز

لندن ۱۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کا سکریٹریٹ ٹین کے متعلق ایک بین الاقوامی منصوبہ پر غور کرنے کے لئے ایک عالمی ٹین کانفرنس میں شرکت کی دعوت نامے تیار کر رہی ہے جو موسم خزاں میں منعقد ہوگی

یہ اقدام ایسے وقت کیا جا رہا ہے۔ جبکہ جنگ کے اندیشے۔ دفاع کی تیاریاں اور بین الاقوامی ذخیرہ اندوزی نے ٹین کی قیمتوں کو بہت زیادہ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے برطانوی حکومت کو کنٹرول کی بعض کارروائیاں بھی کرنی پڑی ہیں ـــ لندن کی قیمت ۶۲۳ پونڈ فی ٹن سے بڑھ کر ۸۰۳ پونڈ فی ٹن ہو گئی ہے اور وزارت سپلائی نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ اپنے ذخیرہ سے کچھ بھی ٹین بین الاقوامی ذخیرہ اندوزوں کے ہاتھ فروخت کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ۱۹۲۱ کے بعد سے اب ٹین کی عالمی پیداوار اور خریداری عروج پر ہے اور اس میں اضافہ بھی ہو رہا ہے لیکن ذخیرہ اندوزی کے لئے مانگ خصوصاً یورپ اور امریکہ سے موجودہ خریداری سے بہت زیادہ ہے (اسٹار)

آسٹریلیا کو ایٹم بم کا خطرہ نہیں ہے

ملبورن ۱۸ اگست انگریزی فلسفی برٹرینڈ رسل نے ملبورن کے ایک بڑے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس کا کوئی خطرہ نہیں ہے کہ کسی آئندہ جنگ میں آسٹریلیا پر ایٹم بم گرایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ آسٹریلیا کو اصل خطرہ مشرق کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ (اسٹار)

امریکی کالجوں میں ۲۶۴۳۳ بیرونی طلباء زیر تعلیم ہیں

انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل ایجوکیشن کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۵۰-۱۹۴۹ء کے تعلیمی سال کے دوران میں (۲۶۴۳۳) بیرونی طلباء امریکی کالجوں میں زیر تعلیم رہے۔ بیرونی ملکوں میں چین اور ہندوستان سے زیادہ طلباء نے امریکی کالجوں میں تعلیم پائی۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ چین سے ۳۶۳۷ طلباء اور ہندوستان سے ۱۳۵۷ طلباء نے داخلہ لیا۔ ایشیائی ملکوں کے طلباء کی مجموعی تعداد ۷۰۶۰ رہی۔ مشرق قریب سے ۲۲۰۷ طلباء نے امریکی کالجوں میں شرکت کی ایشیائی ملکوں سے شریک ہونے والے طلباء کی تعداد یہ تھی۔

چین	۳۶۳۷
ہندوستان	۱۳۵۷
تھائی لینڈ	۱۸۷
پاکستان	۱۰۲

مشرق قریب کے طلباء کی تعداد حسب ذیل تھی ایران (۵۷۰) عراق (۴۹۹) ترکی (۳۴۸) اسرائیل (۲۵۱) فلسطین (۱۶۰) شام (۹۲) سعودی عرب (۱۸) شرقی اردن (۱۷)

فرانسیسی شمالی افریقہ کے دفاع کا منصوبہ

پیرس ۱۸ اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیروں کی ایک کانفرنس میں فرانسیسی شمالی افریقہ کی دفاعی ضروریات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس کانفرنس میں مراکش کے ریذیڈنٹ جنرل الجزائر کے گورنر جنرل، ٹیونس کے ریذیڈنٹ جنرل کی رپورٹیں بھی سنی گئیں۔

مذاکرات کی کوئی تفصیل دستیاب نہیں ہوئی ہے۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ مراکش کے ریذیڈنٹ جنرل، جنرل ژوئیں جو شمالی افریقہ میں فرانسیسی فوجوں کے کمانڈر بھی ہیں کچھ عرصہ سے ایک ایسا دفاعی نظام مرتب کرنے میں مشغول ہیں جس پر ضرورت پڑنے پر شمالی افریقہ کو نجات دہندہ کے لئے عمل کیا جا سکے۔ ممکن ہے کہ فرانسیسی مقبوضات میں اسلحہ سازی کے مسئلہ پر بھی گفتگو ہوئی ہو۔ (اسٹار)

واشنگٹن میں پاکستان کی آزادی کی سالگرہ

واشنگٹن ۱۷ اگست۔ واشنگٹن میں پاکستان کی آزادی کی تیسری سالگرہ منائی گئی۔ اس موقع پر بیرونی ملکوں کے سفیر امریکی محکمۂ خارجہ کے عہدہ دار اور واشنگٹن کے عمائدین شریک تھے

پاکستانی سفیر متعینہ امریکہ مرزا ابوالحسن اصفہانی اور بیگم اصفہانی نے پاکستان کی آزادی کی سالگرہ کے موقع پر ایک ضیافت ترتیب دی تھی۔ جس میں پانچ سو مہمانوں نے شرکت کی۔ ممتاز مہمانوں میں مصری سفیر محمد کامل بے عبدالرحیم اور بیگم عبدالرحیم انڈونیشی سفیر علی ستروڈمو اور بیگم ستروڈمو کوریا کے قونصل سائے سنگیم اور بیگم کم، ہندوستانی سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت، ہم وزیر فیض الخوری اور بیگم فیض کے علاوہ امریکہ کے ممتاز عہدہ دار بھی شریک تھے۔ جن میں وزیر زراعت مسٹر چارلس برائن قابل ذکر ہیں۔

جرمن اشتراکی اخبارات پر پابندی

بون ۱۸ اگست مغربی جرمنی کے برطانوی منطقہ میں تین اشتراکی اخبار بند کر دیئے جانے کے بعد اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سوویٹ نقطۂ نظر پیش کرنے والے باقی دو اخبار کا بھی مستقبل خطرہ میں ہے۔

توقع ہے کہ اپنے منطقہ میں امریکی بھی اسی شدت کے ساتھ عمل کریں گے تاکہ اشتراکی جو کھلے طور پر اپنے ماننے والوں کو ایسی سرگرمیوں کی ترغیب دے رہے ہیں۔ جن قابض طاقتوں کا اقتدار خطرہ میں پڑ جائے۔ بغیر کسی اخبار کے ہو جائیں۔

برطانوی افسران کا خیال ہے کہ اشتراکی اخبارات کے پریس کے بند ہونے کے بعد غالباً اس کی زیادہ کوشش کی جائے گی کہ روسی منطقہ سے زیادہ سے زیادہ پراپیگنڈے کی کتابیں اور رسالے مغربی جرمنی میں لائے جائیں۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں دھات کی مانگ میں اضافہ

پریٹوریا ۱۸ اگست۔ کوریا کی جنگ کی وجہ سے جنوبی افریقہ میں ایسی دھاتوں کی مانگ میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ جن کی اسلحہ سازی کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ تانبا، سنگر اور ٹین کی برآمد ریکارڈ کی سطح پر ہو رہی ہے

یہ اضافہ صدر ٹرومین کے خریداری کے اس منصوبے کے اعلان سے پہلے ہی شروع ہو چکا تھا جس کے ماتحت ۷۰،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ کا ضروری جنگی سامان خرید اجائے گا اور جس سے جنوب افریقی پیداوار میں جن کی موجودہ مالیت ۱۲،۰۰۰،۰۰۰ پونڈ سالانہ ہے۔ مزید ریکارڈ قائم کرنے والے اضافہ کی توقع ہے (اسٹار)

آسٹریلیا کی نیوگنی میں حفاظتی تدابیر

سڈنی ۱۸ اگست۔ آسٹریلیا کے موتی حاصل کرنے والے غوطہ خوروں نے جو اطلاع کینبرا روانہ کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آرو اور ٹنمبر کے جزیروں کا انڈونیشی فوجی قبضہ مکمل ہو چکا ہے یہ جزیرے آسٹریلیا سے علی الترتیب ۲۰۰ اور ۱۸۰ میل شمال میں واقع ہیں۔

ان اطلاعات کینبرا میں کچھ تشویش پیدا کر دی ہے اور نیوگنی اور پاپوا کے آسٹریلوی علاقوں میں حفاظتی تدابیر سخت تر کی جا رہی ہیں۔ نیوگنی کے ناظم کرنل جے کے مرے کو کابینہ اور فوج کے اعلیٰ افسران سے مشاورت کے لئے طلب کیا گیا ہے۔ صوبائی اور وفاقی پارلیمنٹ شدید دفاعی کارروائی کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ تاکہ آسٹریلوی علاقہ میں داخلہ کی کوشش کا انسداد کیا جا سکے۔

عرب ممالک کے لئے ایران خاص سفیر مقرر کرے گا

بغداد۔ ۱۸ اگست۔ تہران سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ایرانی حکومت عرب ممالک کے لئے ایک خاص سفیر کا تقرر کرنے والی ہے۔

اس عہدہ پر سب سے پہلے ایک سابق ایرانی وزیر اعظم السید صدر الاشرف مقرر کئے جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ یہ اقدام ایران اور عرب ممالک کے درمیان دوستانہ تعلقات کو زیادہ استوار کرنے کی غرض سے کیا جا رہا ہے۔

مطابق ہی تہران کے اخبارات اس امید کا اظہار کر رہے ہیں کہ سرحد کے متعلق ایران اور عراق کے درمیان جو مذاکرات ہو رہے ہیں وہ کامیاب ہوں گے (اسٹار)

کناڈا کا لوہے کا ریکارڈ

مانٹریل ۱۸ اگست۔ کناڈا نے لوہے کی پیداوار کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ابھی شائع شدہ اعداد سے پتہ چلتا ہے کہ سال کے پہلے ششماہی کی تعداد ۱۴۰۸۹۰۲ ٹن ہوئی (اسٹار)